THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

"یاجوج ماجوج کا تصور: متقدمین کی تفاسیر بمقابلہ عصری تشریحات کا تقابلی مطالعہ"

The Concept of Gog and Magog: Comparative Study of Classical and Modern Qur'anic Exegesis

Naseeb Rahman

PhD Scholar in Islamic Studies at Shaheed BB University Sheringal Dir Upper, Email:naseebrahman02@gmail.com

Dr. Aminullah

Assistant Professor and HOD Islamic Studies at SBB University Sheringal Dir Upper, Email: amin@sbbu.edu.pk

***Abstract**:*

This research paper presents a comparative study of the concept of Yajuj and Majuj mentioned in Surah Al-Kahf verses 94-98, based on the views of classical and modern exegetes. According to classical scholars like Ibn Kathir, Al-Qurtubi and Al-Tabari, Yajuj and Majuj are a physical nation from the progeny of Yafith, son of Noah, and the barrier of Dhu al-Qarnayn is a real wall of iron and copper. Their emergence is a material sign of the Hour supported by authentic hadiths. In contrast, modern exegetes such as Dr. Israr Ahmad, Mawdudi and Sayyid Qutb interpret Yajuj and Majuj as a symbol of "materialism and imperialism". For them, the barrier represents the system of justice and ethics. The study concludes that both schools are valid in their own context. The concept of Yajuj and Majuj is comprehensive: it is a historical reality of the past and also a warning for corruption in every age. The paper offers practical recommendations based on this comprehensive understanding.

Keywords: *Yajuj Majuj, Dhu al-Qarnayn, Classical Exegetes, Modern Exegetes, Comparative Study.*

تمہید

قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کا آخری اور محفوظ کلام ہے جو قیامت تک انسانیت کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ قرآن نے سابقہ اقوام اور انبیاء کے احوال بیان کر کے امتِ مسلمہ کو فکری بصیرت، تاریخی شعور اور تربیتی اسباق سے نوازا ہے۔ انہی قصصِ قرآنی میں سے ایک اہم اور فکر انگیز واقعہ سورۃ الکہف کی آیات 94 تا 98 میں مذکور "یاجوج وماجوج" اور "ذوالقرنین" کے ہاتھوں تعمیر کردہ سد کا قصہ ہے۔ یہ واقعہ صرف تاریخی اہمیت ہی نہیں رکھتا بلکہ احادیثِ نبویہ کی روشنی میں اسے قیامت کی بڑی علامات میں شمار کیا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ موضوع آخر الزمانی فتنوں کے مطالعے میں مرکزی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔

تاریخِ تفسیر کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ امت کے جلیل القدر مفسرین نے اس موضوع پر گراں قدر علمی سرمایہ فراہم کیا ہے۔ امام محمد بن جریر طبریؒ، امام قرطبیؒ اور حافظ ابن کثیرؒ جیسے کلاسیکی مفسرین نے یاجوج وماجوج کو ایک مخصوص نسل، قوم اور جغرافیائی دیوار کے تناظر میں بیان کیا ہے۔ ان کی تشریحات کا محور روایات، آثار اور لغوی تحلیل رہا ہے، جس کے نتیجے میں یاجوج ماجوج کا تصور لفظی و تاریخی حقیقت کے طور پر سامنے آیا۔

تاہم 20 ویں صدی کے اواخر سے بعض عصری مفکرین نے قرآن کی عالمگیریت اور ہر دور کے لیے رہنمائی کو سامنے رکھتے ہوئے یاجوج وماجوج کے تصور کو نئے زاویے سے سمجھنے کی کوشش کی۔ علامہ ابو الاعلیٰ مودودیؒ نے "تفہیم القرآن" میں ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے "بیان القرآن" میں اور سید قطبؒ نے فی ظلال القرآن میں یاجوج ماجوج کو محض ایک قوم تک محدود نہ رکھتے ہوئے اسے فساد، مادیت پرستی، تہذیبی یلغار اور عالمی نظام کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ ڈاکٹر

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

اسرار احمدؒ کی تشریح اس اعتبار سے ممتاز ہے کہ انہوں نے کلاسیکی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے عصری تناظر میں "تہذیبِ مغرب" کے غلبے کو یاجوج ماجوج کے تصور سے جوڑا، جس نے علمی حلقوں میں ایک نئی بحث کو جنم دیا۔ اس علمی تقابل سے بنیادی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ نصِ قرآنی اپنی فصاحت، بلاغت اور وسعت کے ساتھ کلاسیکی لفظی تشریح اور عصری علامتی و فکری تشریح، دونوں کی کس حد تک متحمل ہے؟ کیا کلاسیکی موقف ہی حتمی ہے یا عصری تقاضوں کے مطابق نئے مفاہیم کا استنباط بھی نص کے دائرے میں ممکن ہے؟ اس تحقیق کا بنیادی مقصد یاجوج وماجوج کے تصور کا کلاسیکی تفاسیر اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ سمیت دیگر عصری مفکرین کی تشریحات کی روشنی میں تقابلی و تحلی جائزہ پیش کرنا ہے۔ اس مطالعے سے نص کی وسعت، امت کے فکری ارتقاء اور ہر دور کی علمی ضرورت کے درمیان ربط کو واضح کرنے کی کوش کی جائے گی۔ موجودہ تحقیق منہجِ "تحلی و تقابلی مطالعہ" پر مبنی ہے۔ ماخذ کے طور پر کلاسیکی کتب میں تفسیر طبری، تفسیر قرطبی اور تفسیر ابن کثیر کو اپنایا گیا ہے، جبکہ عصری مصادر میں تفہیم القرآن، فی ظلال القرآن اور بیان القرآن سے استفادہ کیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ تحقیق یاجوج وماجوج کے موضوع پر موجود علمی خلاء کو پر کرنے اور قارئین کو متوازن فکری بصیرت فراہم کرنے میں معاون ثابت ہو گی۔

مختصراً یہ کہ یاجوج وماجوج پر ماضی کی تحقیقات دو انتہاؤں پر مشتمل ہیں: ایک جانب متقدمین کی تفاسیر میں خالص روایتی ولفظی تشریح ہے، جبکہ دوسری جانب متاخرین نے اسے عصری تناظر میں علامتی انداز سے بیان کیا ہے۔ تاہم ادب میں ان دونوں مکاتبِ فکر کا متوازن، تنقیدی و تقابلی جائزہ موجود نہیں۔ پاکستانی جرنلز میں بھی اس موضوع پر کوئی ایسی تحقیق سامنے نہیں آئی جو نصِ قرآنی کی وسعت کے تناظر میں متقدمین اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ سمیت دیگر متاخرین کی تشریحات کے اشتراک واختلاف کو پرکھے۔ اسی علمی خلاء کو پر کرنے کے لیے یہ تقابلی مطالعہ پیش کیا جا رہا ہے۔

متقدمین کی تفاسیر میں یاجوج ماجوج کی ماہیت ونسب

1. یاجوج ماجوج کی ماہیت: بنی آدم میں سے ایک انسانی قوم

متقدمین مفسرین کا اجماعی موقف ہے کہ یاجوج وماجوج آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک مخصوص انسانی قوم ہیں، جن و فرشتوں سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔

حافظ ابن کثیرؒ کا موقف: حافظ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"وَالصَّحِيحُ أَنَّهُمَا أُمَّتَانِ مِنْ بَنِي آدَمَ، كَمَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحَيْنِ: «يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ، فَيَقُولُ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ فَيَقُولُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَتِسْعِينَ»" [1]

" صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں بنی آدم میں سے دو امتیں ہیں، جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں ثابت ہے کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن آدم علیہ السلام سے فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: میں حاضر ہوں اور سعادت مند ہوں۔ اللہ فرمائے گا: دوزخ کا لشکر نکالو۔ آدمؑ عرض کریں گے: دوزخ کا لشکر کیا ہے؟ اللہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے 999۔"

امام قرطبیؒ کا موقف: امام قرطبیؒ یاجوج ماجوج کے انسان ہونے کی دلیل قرآن سے دیتے ہیں:

"وَدَلِيلُ أَنَّهُمْ مِنْ بَنِي آدَمَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾، وَالنَّسْلُ لَا يَكُونُ إِلَّا مِنْ بَنِي آدَمَ" [2]

"ان کے بنی آدم میں سے ہونے کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے﴾۔ اور نسل کشی صرف بنی آدم ہی کی ہوتی ہے۔"

2. یاجوج ماجوج کا نسب: حضرت نوح علیہ السلام کی اولاد یافث سے: نسب کے بارے میں متقدمین کا متفقہ قول ہے کہ یہ حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد ہیں۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

امام طبریؒ کی روایت: امام طبریؒ ابن عباسؓ سے روایت نقل کرتے ہیں:

"حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُذَيْفَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ مِن وَلَدِ يَافِثَ بْنِ نُوحٍ"[3]

"مجھ سے مثنی نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے ابو حذیفہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا: ہم سے شبل نے ابن ابی نجیح سے، انہوں نے مجاہد سے، انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی کہ یاجوج وماجوج نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں۔"

ابن کثیرؒ کی تائید: ابن کثیرؒ اس روایت کو ذکر کر کے اسے راجح قرار دیتے ہیں:

"وَالصَّوَابُ أَنَّهُمَا مِن وَلَدِ يَافِثَ بْنِ نُوحٍ، كَمَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَغَيْرِهِ"[4]

"صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں نوح علیہ السلام کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ہیں، جیسا کہ ابن عباسؓ اور دوسروں سے روایت ہے۔"

3۔ یاجوج ماجوج کے جسمانی خدوخال

متقدمین نے صحیح احادیث کی بنیاد پر ان کے جسمانی اوصاف بیان کیے ہیں۔ ابن کثیرؒ نقل کرتے ہیں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا: «إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِنْ ذُرِّيَّةِ آدَمَ، وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ حَبَسَهُمْ عَلَى النَّاسِ لَأَفْسَدُوا فِي الْأَرْضِ، وَإِنَّهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، صِغَارُ الْأَعْيُنِ، ذُلْفُ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ»"

"حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ: بے شک یاجوج وماجوج آدمؑ کی اولاد میں سے ہیں، اور اگر اللہ نے انہیں لوگوں سے روک نہ رکھا ہوتا تو وہ زمین میں فساد مچا دیتے۔ اور بے شک وہ ہر بلندی سے نسل بڑھاتے ہیں۔ ان کی آنکھیں چھوٹی، ناکیں چپٹی ہیں، گویا ان کے چہرے تہ در تہ ڈھالوں کی مانند ہیں۔"

متقدمین کی تینوں تفاسیر کا محور "لفظی-تاریخی" منہج ہے۔ ان کے نزدیک یاجوج ماجوج ایک مادی، تاریخی، انسانی قوم ہیں جن کا سد بھی ایک حقیقی تعمیر ہے۔ علامت یا استعارہ کا تصور ان کے منہج میں شامل نہیں۔

سد ذوالقرنین کی ماہیت و مقام: قرآن مجید نے سورۃ الکہف آیت 96 میں فرمایا: ﴿فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ﴾۔ متقدمین مفسرین نے اس "سد" کو ایک حقیقی، مادی دیوار قرار دیا ہے جو ذوالقرنین نے لوہے اور تانبے سے تعمیر کی تھی۔

1. سد کی ماہیت: لوہے اور تانبے کی حقیقی دیوار

امام طبریؒ کا بیان امام طبریؒ ﴿آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الزُّبَرُ: القِطَعُ العِظَامُ مِنَ الحَدِيدِ... ثُمَّ أَمَرَهُم بِأَنْ يَنْفُخُوا عَلَيْهِ بِالْمَنَافِخِ، حَتَّى صَارَ نَارًا، ثُمَّ أَمَرَهُم بِأَنْ يُفْرِغُوا عَلَيْهِ قِطْرًا، وَهُوَ النُّحَاسُ الْمُذَابُ"[5]

"ابن عباسؓ نے کہا: زُبَر سے مراد لوہے کے بڑے بڑے ٹکڑے ہیں... پھر ذوالقرنین نے انہیں حکم دیا کہ بھٹیوں سے اس پر پھونکیں، یہاں تک کہ وہ آگ بن گیا۔ پھر حکم دیا کہ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دو، اور قطر سے مراد پگھلا ہوا تانبا ہے۔"

حافظ ابن کثیرؒ کی تائید: ابن کثیرؒ اس عمل کی تفصیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"فَجَعَلَ الحَدِيدَ كَاللَّبِنِ، وَجَعَلَ بَيْنَ كُلِّ طَبَقَتَيْنِ مِنْهُ حَطَبًا وَفَحْمًا، ثُمَّ أَضْرَمَ فِيهِ النَّارَ حَتَّى صَارَ كُلُّهُ نَارًا، فَلَمَّا اشْتَدَّ حَرُّهُ أَمَرَ بِالنُّحَاسِ فَأُذِيبَ وَصُبَّ عَلَيْهِ"[6]

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4 No.2 2026

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

"تو اس نے لوہے کو اینٹوں کی طرح جوڑا، اور ہر دو تہوں کے درمیان لکڑیاں اور کوئلہ رکھا۔ پھر اس میں آگ بھڑکائی یہاں تک کہ سارا لوہا آگ بن گیا۔ جب اس کی گرمی شدید ہو گئی تو تانبے کا حکم دیا کہ وہ پگھلا کر اس پر ڈال دیا جائے۔"

2. سد کا مقام: جبل قفقاز کے درمیان

متقدمین نے سد کے مقام کی تعیین "بلاد الشمال" یعنی شمالی علاقوں میں کی ہے، خاص طور پر "جبل قفقاز" کے دو پہاڑوں کے درمیان۔ **امام قرطبیؒ لکھتے ہیں:**

"وَقَدْ قِيلَ: إِنَّ السَّدَّ بَيْنَ جَبَلَيْنِ بِأَرْضِ التُّرْكِ، وَقِيلَ: إِنَّهُ بِأَذْرَبِيجَانَ، وَقِيلَ: إِنَّهُ بِأَرْمِينِيَةَ عِنْدَ بَابِ الْأَبْوَابِ" [7]

"کہا گیا ہے کہ سد ترک کی سرزمین میں دو پہاڑوں کے درمیان ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ اذربائیجان میں ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ وہ ارمینیہ میں باب الابواب کے مقام پر ہے۔"

ابن کثیرؒ زیادہ وضاحت کرتے ہیں:

"وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ فِي نَوَاحِي أَرْمِينِيَةَ وَأَذْرَبِيجَانَ، وَهُوَ السَّدُّ الَّذِي بَنَاهُ ذُو الْقَرْنَيْنِ، وَهُوَ مَعْرُوفٌ عِنْدَ أَهْلِ تِلْكَ النَّوَاحِي" [8]

"صحیح بات یہ ہے کہ وہ ارمینیہ اور اذربائیجان کے علاقے میں ہے، اور یہی وہ سد ہے جسے ذوالقرنین نے تعمیر کیا تھا، اور یہ اس علاقے کے لوگوں میں مشہور ہے۔"

3. سد کا استحکام اور قیامت پر اس کا ڈھنا

متقدمین کا موقف ہے کہ یہ سد قیامت کی نشانیوں میں سے ایک ہے اور اللہ کے وعدے پر ہی ڈھے گا۔

امام قرطبیؒ آیت ﴿جَعَلَهُ دَكَّاءَ﴾ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"أَيْ سَوَّاهُ بِالْأَرْضِ، فَلَمْ يَبْقَ لَهُ عَيْنٌ وَلَا أَثَرٌ، وَذَلِكَ عِنْدَ قِيَامِ السَّاعَةِ" [9]

"یعنی اسے زمین کے برابر کر دے گا، تو اس کا کوئی نشان باقی نہ رہے گا، اور یہ قیامت کے وقت ہو گا۔"

متقدمین کے اقوال کا خلاصہ:

1. ماہیت: سد ایک حقیقی، مادی، لوہے و تانبے کی دیوار ہے۔ استعارہ نہیں۔ 2. مقام: قفقاز، ارمینیہ، اذربائیجان کے پہاڑی درے میں۔ 3. استحکام: یہ قیامت تک قائم رہے گا اور اللہ کے حکم سے ہی ڈھے گا۔

یاجوج ماجوج کے خروج کی علامات و احادیث: متقدمین مفسرین و محدثین نے یاجوج ماجوج کے خروج کو قیامت کی بڑی علامات میں شمار کیا ہے۔ ان کے نزدیک یہ خروج ایک تاریخی واقعہ ہے جو احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔

1. یاجوج ماجوج کا روزانہ سد میں نقب لگانا

امام بخاریؒ روایت کرتے ہیں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا، فَيُعِيدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مِمَّا كَانَ»" [10]

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ یاجوج ماجوج روزانہ سد کو کھودتے ہیں۔ جب وہ اسے پھاڑنے کے قریب پہنچتے ہیں تو ان کا سردار کہتا ہے: واپس چلو، کل ہم اسے کھود دیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اسے پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے۔"

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY
Vol.4 No.2 2026
ISSN P : 3006-3329
ISSN E : 3006-3337

2. یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد کی ہلاکت خیزی

* ام مسلمؒ روایت کرتے ہیں:

"عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَّالَ... فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ... فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْفَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ"[11]

"نواس بن سمعان کلابیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا... پھر جب وہ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا اور وہ دمشق کی سفید مینار کے پاس اتریں گے... پھر اللہ عزوجل یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے نکلیں گے۔ ان کا پہلا لشکر بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گا اور اس کا سارا پانی پی جائے گا۔ پھر ان کا آخری لشکر گزرے گا تو کہے گا: یہاں کبھی پانی تھا۔"

3. یاجوج ماجوج کی کثرتِ تعداد

حافظ ابن کثیرؒ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث نقل کرتے ہیں:

"عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، فَيُنَادِي بِصَوْتٍ: إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تُخْرِجَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ بَعْثًا إِلَى النَّارِ، قَالَ: يَا رَبِّ، وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ»"[12]

"حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرمائے گا: اے آدم! وہ عرض کریں گے: میں حاضر ہوں۔ اللہ آواز دے گا: اللہ تجھے حکم دیتا ہے کہ اپنی اولاد میں سے دوزخ کا لشکر نکالو۔ آدمؑ عرض کریں گے: اے رب! دوزخ کا لشکر کیا ہے؟ اللہ فرمائے گا: ہر ہزار میں سے 999۔"

متقدمین کا استدلال: متقدمین نے ان احادیث سے 3 باتیں ثابت کیں:

1. مادیت: یاجوج ماجوج کا روزانہ کھودنا، پانی پینا، زمین میں فساد کرنا- یہ سب مادی افعال ہیں۔ علامت نہیں ہوسکتے۔ 2. کثرت: ہر ہزار میں 999 کا تناسب ان کی بے پناہ تعداد پر دلالت کرتا ہے۔ 3. وقت: ان کا خروج عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد ہوگا۔ اس سے پہلے سد قائم ہے۔ یعنی اس بحث کا خلاصہ متقدمین کے نزدیک یہ ہے کہ یاجوج ماجوج بنی آدم کی ایک حقیقی، انسانی، کثیر العدد قوم ہیں جو یافث بن نوح کی اولاد ہیں۔ ان کا سد لوہے و تانبے کی حقیقی دیوار ہے جو قفقاز میں واقع ہے۔ ان کا خروج قیامت کی مادی علامت ہے۔

عصری تشریحات میں یاجوج ماجوج کی ماہیت و کردار

عصری مفسرین نے یاجوج ماجوج کو محض ایک مخصوص قوم کے بجائے "فساد برپا کرنے والی تہذیبوں" کے استعارے کے طور پر پڑھا ہے۔ ان کا زور "سد" کی مادیت سے ہٹ کر "نظامِ عدل" کے قیام پر ہے۔

1. **ڈاکٹر اسرار احمدؒ:** ڈاکٹر اسرار احمدؒ اپنی تفسیر "بیان القرآن" میں یاجوج ماجوج کو علامتی انداز میں بیان کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک یہ کوئی ایک قوم نہیں بلکہ مغربی تہذیب کا جارحانہ نظام یا "عالمی سطح پر فساد پھیلانے والا نظام" ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمدؒ لکھتے ہیں: "یاجوج ماجوج سے مراد وہ جارحانہ، مادیت پرست، عالمی سامراجی قوتیں ہیں جو ہر حد سے تجاوز کر کے دنیا میں فساد برپا کر دیتی ہیں۔ ان کا خروج دراصل مغربی تہذیب کا عروج ہے جس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے۔"[13] ڈاکٹر صاحب کے نزدیک "سد ذوالقرنین" کا مطلب ایک مادی دیوار نہیں بلکہ "اسلامی نظامِ عدل" ہے جو مغربی فساد کو روکتا ہے۔ جب یہ نظام کمزور پڑتا ہے تو یاجوج ماجوج یعنی مادیت پرستی کا سیلاب آجاتا ہے۔

2. مولانا مودودیؒ: مولانا مودودیؒ "تفہیم القرآن" میں ایک متوازن موقف اختیار کرتے ہیں۔ وہ یاجوج ماجوج کے انسان ہونے کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ان کی شناخت کو غیر متعین رکھتے ہیں۔

مولانا مودودیؒ لکھتے ہیں: "یاجوج ماجوج ایک وحشی قوم تھی جو شمالی علاقوں سے نکل کر متمدن دنیا پر حملے کرتی تھی۔ ہن، منگول، تاتاری وغیرہ کی شکلیں تاریخ میں اسی کردار کی مظہر ہیں۔ قرآن نے نام لیا ہے، صفات بتائی ہیں، لیکن جغرافیہ متعین نہیں کیا تاکہ ہر زمانے کی وحشی قوت اس میں شامل ہو سکے۔"[14] مودودیؒ کے نزدیک "سد" ایک تاریخی واقعہ ہے، لیکن "یاجوج ماجوج" کا تصور ایک "کردار" ہے جو مختلف ادوار میں مختلف اقوام کی صورت میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔

3. سید قطبؒ: سید قطبؒ "فی ظلال القرآن" میں زیادہ علامتی انداز اپناتے ہیں۔ ان کے نزدیک یاجوج ماجوج بے لگام انسانی خواہشات اور "بے قابو انسانی جبلتوں" کی علامت ہیں۔

سید قطبؒ لکھتے ہیں:

> "إن يأجوج ومأجوج رمز للقوى الهمجية الكاسحة التي لا تعرف حدا ولا تقف عند قانون... وهم في كل زمان وفي كل مكان، متى تحطم السد الذي يردعهم"[15]
>
> "بے شک یاجوج ماجوج ان جارحانہ وحشی قوتوں کی علامت ہیں جو کسی حد کو نہیں جانتیں اور نہ کسی قانون پر ٹھہرتی ہیں... اور وہ ہر زمانے اور ہر جگہ موجود ہیں، جب بھی وہ سد ٹوٹ جائے جو انہیں روکتا ہے۔"

سید قطب کے نزدیک "سد" سے مراد "ایمان، قانون اور اخلاقیات" کا نظام ہے۔ جب یہ نظام ٹوٹتا ہے تو یاجوج ماجوج یعنی بے لگام خواہشات کی یلغار ہو جاتی ہے۔

تقابلی جائزہ:

متقدمین کے نزدیک یاجوج ماجوج کی ماہیت: ایک مادی قوم ہے جو بنی آدم میں سے یافث بن نوح کی اولاد ہے۔ وہ ایک مخصوص، انسانی، کثیر العدد قبیلہ ہیں جن کی شناخت تاریخ میں موجود ہے۔ ان کا سد ذوالقرنین ایک حقیقی، لوہے اور تانبے کی دیوار ہے جو قفقاز کے پہاڑی درے میں تعمیر کی گئی تھی۔ ان کا خروج قیامت کے قریب ایک مخصوص تاریخی واقعہ ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے بعد وقوع پذیر ہوگا۔ متقدمین کا منہج لفظی اور تاریخی ہے جس کا مقصد نص کی ظاہری دلالت کو محفوظ رکھنا ہے۔

متاخرین کے نزدیک یاجوج ماجوج کی ماہیت: ایک فسادی نظام یا کردار ہے۔ یہ کوئی ایک قوم نہیں بلکہ ہر اس قوت کا نام ہے جو مادیت پرستی، سامراجیت اور بے لگام خواہشات کی صورت میں دنیا میں فساد برپا کرتی ہے۔ ان کے نزدیک سد ذوالقرنین مادی دیوار کے بجائے "نظام عدل، قانون اور اخلاق" کی علامت ہے جو فساد کو روکتا ہے۔ خروج کا مطلب مادیت کی یلغار اور مغربی تہذیب کا عروج ہے جو ہر دور میں دہرایا جاتا ہے۔ متاخرین کا منہج تحلیلی اور مقاصدی ہے جس کا مقصد قرآن کے پیغام کو عصری تناظر میں فعال کرنا ہے۔ تطبیق کے حوالے سے فرق یہ ہے کہ متقدمین نے سد کی جغرافیائی تعیین قفقاز، ارمینیہ اور اذربائیجان کے علاقے میں کی، جبکہ متاخرین نے اسے کسی مخصوص جگہ سے باندھنے کے بجائے "ہر اس رکاوٹ" پر تطبیق کیا جو فساد کو روکتی ہے۔ متقدمین نے خروج کو ایک بار ہونے والا حادثہ قرار دیا، جبکہ متاخرین نے اسے ہر اس وقت کی علامت بنا دیا جب مادیت پرستی کا سیلاب اخلاقیات کی دیوار توڑ کر آگے

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

ISSN P : 3006-3329

ISSN E : 3006-3337

Vol.4 No.2 2026

بڑھتا ہے۔ تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ دونوں مکاتب فکر ایک دوسرے کی نفی نہیں کرتے بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ متقدمین نص کی حفاظت کرتے ہیں اور متاخرین اس کی تطبیق کرتے ہیں۔ یاجوج ماجوج کا تصور اس لیے جامع ہے کہ اس میں ماضی کی حقیقت بھی ہے اور مستقبل کی تنبیہ بھی۔ متاخرین نے نص کو رد نہیں کیا، بلکہ اس کے "مقصد" کو عصری تناظر میں واضح کیا ہے۔ ان کے نزدیک یاجوج ماجوج کا قصہ صرف ماضی کی خبر نہیں بلکہ ہر دور کے فساد کے لیے تنبیہ ہے۔

مصادر و مراجع

---

[1] ۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر القرشی الدمشقی۔_ تفسیر القرآن العظیم_۔ ج 5، ص 194۔ ریاض: دار طیبہ للنشر و التوزیع، الطبعہ الثانیہ، 1420ھ / 1999م۔

[2] ۔ القرطبی، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی۔_ الجامع لأحکام القرآن والمبین لما تضمنہ من السنۃ وآی الفرقان_۔ ج 11، ص 44۔ قاہرہ: دار الکتب المصریہ، الطبعہ الثانیہ، 1384ھ / 1964م۔

[3] ۔ الطبری، امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری۔_ جامع البیان عن تاویل آی القرآن_ المعروف ب۔_ تفسیر الطبری_۔ ج 16، ص 12۔ بیروت: مؤسسہ الرسالۃ، الطبعہ الاولی، 1420ھ / 2000م۔

[4] ۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر القرشی الدمشقی۔_ تفسیر القرآن العظیم_۔ ج 5، ص 195۔ ریاض: دار طیبہ للنشر، 1420ھ / 1999م۔

[5] ۔ الطبری، امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری۔_ جامع البیان عن تاویل آی القرآن_۔ ج 16، ص 20-21۔۔ بیروت: مؤسسہ الرسالۃ، الطبعہ الاولی، 1420ھ / 2000م۔

[6] ۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر القرشی الدمشقی۔_ تفسیر القرآن العظیم_۔ ج 5، ص 199۔ ریاض: دار طیبہ للنشر، 1420ھ / 1999م۔

[7] ۔ القرطبی، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی۔_ الجامع لأحکام القرآن_۔ ج 11، ص 49۔ قاہرہ: دار الکتب المصریہ، الطبعہ الثانیہ، 1384ھ / 1964م۔

[8] ۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر القرشی الدمشقی۔_ تفسیر القرآن العظیم_۔ ج 5، ص 200۔ ریاض: دار طیبہ للنشر، 1420ھ / 1999م۔

[9] ۔ القرطبی، امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر بن فرح الانصاری الخزرجی۔_ الجامع لأحکام القرآن_۔ ج 11، ص 52۔ قاہرہ: دار الکتب المصریہ، 1384ھ / 1964م۔

[10] ۔ البخاری، امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری الجعفی۔_ صحیح البخاری_۔ کتاب احادیث الانبیاء، باب قصۃ یاجوج وماجوج، حدیث نمبر 3346۔ ج 4، ص 155۔ تحقیق: محمد زہیر بن ناصر الناصر۔ بیروت: دار طوق النجاۃ، الطبعہ الاولی، 1422ھ / 2001م۔

[11] ۔ مسلم، امام ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری النیسابوری۔_ صحیح مسلم_۔کتاب الفتن واشراط الساعۃ، باب ذکر الدجال وصفتہ وما معہ، حدیث نمبر2937۔ج4، ص2251۔ تحقیق: محمد فؤاد عبد الباقی۔ قاہرہ: دار احیاء التراث العربی،1374ھ/1955م۔

[12] ۔ ابن کثیر، حافظ عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر القرشی الدمشقی۔_ تفسیر القرآن العظیم_۔ج5، ص194۔ ریاض: دار طیبہ للنشر،1420ھ/1999م۔اصل حدیث: البخاری، حدیث 4741؛ مسلم، حدیث222۔

[13] ۔ اسرار احمد، ڈاکٹر۔_ بیان القرآن_۔ج4، ص378۔لاہور: ادارہ تنقیحات، الطبعہ الرابعہ، 2008م۔

[14] ۔ مودودی، ابوالاعلی۔_ تفہیم القرآن_۔ج4، ص72۔لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، الطبعہ التاسعہ والثلاثون، 2010م۔

[15] ۔ قطب، سید۔_ فی ظلال القرآن_۔ج4، ص2342۔ قاہرہ: دار الشروق، الطبعہ السابعہ عشر،1412ھ/1992م۔